بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۂ حق

الاستاذ ابوغدۃ سے ایک بابرکت ملاقات

شام کے بزرگ عالم دین الاستاذ عبدالفتاح ابوغدۃ حفظہ اللہ تعالیٰ کا نام کافی عرصہ سے سن رکھا تھا اور محدث کبیر حضرت الشیخ محمد زاہد الکوثری الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مایہ ناز شاگرد اور علمی جانشین کے طور پر ان کا غائبانہ تعارف ذہن میں محفوظ تھا' خاتم المحدثین حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت السید مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے علامہ کوثریؒ اور الشیخ ابوغدۃ مدظلہ کا تذکرہ ایک مدت سے علمی مجالس میں سننے میں آرہا تھا اور ملاقات کا اشتیاق تھا کئی بار خواہش ہوئی کہ لندن کا سفر براستہ دمشق ہو جائے تو شاید ملاقات و زیارت کی کوئی صورت نکل آئے مگر ہر کام کا ایک وقت قدرت الٰہی کی طرف سے مقرر ہے اس لیے ایسی کوئی شکل عمل میں نہ آسکی - چند برسوں سے شام میں علماء اور دینی حلقوں کے خلاف ریاستی جبر کی خبریں مسلسل سننے میں آرہی ہیں شام کے صدر حافظ الاسد کا تعلق مذہبی طور پر اہل تشیع کے نصیری فرقہ سے ہے جس کے عقیدہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو (معاذ اللہ) الوہیت کا درجہ حاصل ہے اور سیاسی طور وہ بعث پارٹی کے راہ نماؤں میں شمار ہوتے ہیں جو عرب نیشنلزم کی داعی ہے ,ور اجتماعی زندگی کے ساتھ مذھب کے تعلق کی نفی کرتی ہے گویا سیاسی اصطلاح میں وہ سیکولر ہیں اس لیے شام میں علماء اور دینی حلقوں کی سرگرمیوں کو برداشت کرنا ان کے فکر اور پروگرام کے خلاف ہے چنانچہ شام کے دینی و علمی حلقے' بالخصوص اہل سنت حافظ الاسد کی نظر عتاب کا مدت سے نشانہ ہیں سینکڑوں افراد جام شہادت نوش کر چکے ہیں' ہزاروں لوگ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہیں اور ایک دور میں "حماۃ" نامی بستی مذہبی حلقوں کا مرکز ہونے کے جرم میں بلڈوزروں کے ساتھ مسمار کی جا چکی ہے گذشتہ سال معلوم ہوا کہ شامی حکومت کے اس جبرو تشدد کے خلاف دینی حلقوں کی جدوجہد کی قیادت الاستاذ ابوغدۃ کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس وقت سعودی عرب میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں پھر یہ علم میں آیا کہ الاستاذ ابوغدۃ شام کی اخوان المسلمون کے مرشد عام کی ذمہ داریاں بھی سنبھالے ہوئے ہیں ان باتوں سے نہ صرف یہ کہ ملاقات و زیارت کے اشتیاق میں اضافہ ہوا بلکہ اشتیاق سے بڑھ کر یہ ملاقات فرائض کے دائرہ میں داخل ہوگئی اس لیے لندن سے پاکستان واپسی کے موقع پر سعودی عرب کے سفر کے اہداف میں یہ ملاقات بھی شامل تھی۔

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں ایک ہفتہ کے قیام کے دوران جمعیۃ علماء اسلام ریاض کے امیر مولانا شبیر احمد صاحب کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ الشیخ ابوغدۃ ریاض میں ہی قیام پذیر ہیں اور وہ ان سے رابطہ کر کے ملاقات کا اہتمام کر دیں گے چنانچہ محترم مولانا شبیر احمد صاحب کی مساعی سے ۲۸ جنوری کو اس دیرینہ آرزو کی تکمیل کا سامان فراہم ہوا **فالحمد للہ علی ذلک**

یہ ملاقات ریاض کے محلّہ "الربوۃ" میں الاستاذ ابوغدۃ حفظ اللہ تعالیٰ کی قیام گاہ پر مغرب کے بعد ہوئی اور اس میں مولانا شبیر احمد صاحب موصوف کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام ریاض کے سرپرست مولانا قاری تقی الاسلام اور نائب امیر اول مولانا قاری جمیل الرحمن سلیم بھی شریک تھے۔

الاستاذ ابوغدۃ مدظلہ العالی جس محبت و شفقت اور تواضع و انکساری کے ساتھ پیش آئے وہ اہل علم کی روایتی شان ہے اور ان کی کرم فرمائی و ذرہ نوازی نے اسلاف کی یاد تازہ کر دی **فجزاہ اللہ احسن الجزاء** ان سے "ورلڈ اسلامک فورم" کے پروگرام اور مقاصد کے حوالہ سے مسلم ممالک میں کام کرنے والی دینی تحریکات کے درمیان مشاورت اور مسلسل رابطہ کی ضرورت پر گفتگو ہوئی اور انہوں نے اس سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے ۱۸ جولائی کو لندن میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت قبول فرمائی۔

ہماری طرح حضرت الشیخ مدظلہ بھی اسی امر کے شاکی ہیں کہ عالم اسلام کے مذہبی حلقوں، علماء کرام اور دینی تحریکات کی جدوجہد کی ترجیحات درست نہیں ہیں، فکری اور نظریاتی کام کا فقدان ہے، اختلاف رائے کو برداشت کرنے کا ذوق کم ہوتا جا رہا ہے اور باہمی ارتباط و مشاورت کی ضرورت کا احساس موجود نہیں ہے حضرت الشیخ مدظلہ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ مسلم حکومتیں اپنی پالیسیوں اور عمل میں آزاد نہیں ہیں اس لیے دینی تحریکات کو ان پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنی راہیں خود تلاش کرنی چاہیں۔

الغرض حضرت الاستاذ عبدالفتاح ابوغدۃ حفظہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ملاقات بے حد مفید اور حوصلہ افزا رہی اور ہم اسے "ورلڈ اسلامک فورم" کے عملی کام میں بابرکت پیش رفت اور نیک فال سمجھتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت الشیخ مدظلہ کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں اور ہمیں ان سے اور ان جیسی دیگر علمی و دینی شخصیت سے استفادہ کے مواقع اور توفیق سے نوازیں آمین یا الہ العالمین